بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے برہان کی گذشتہ اشاعت کے نظرات میں ایک شدید علمی غلطی یہ ہوگئی کہ میرے قلم سے اندلس کی مرثیہ گوئی کے ذکر میں ابن بدرون کی جگہ بیساختہ "ابن زیدون" نکل گیا۔ میں نے "بیساختہ" اس لئے کہا کہ لکھتے وقت ذہن پر "ابن زیدون" کے نام کا استیلا اس درجہ تھا کہ میں لکھنا چاہتا تھا "ابن بدرون" لیکن قلم سے نکلا "ابن زیدون" اور پھر بھی خیال یہی رہا کہ میں نے "ابن بدرون" لکھا ہے۔ ممکن ہے عام بول چال کے مطابق آپ اس ذہنی کیفیت کو بدحواسی کہیں۔ بہرحال دماغی نفسیات کی اصطلاح میں اس کو (Obsession) کہتے ہیں۔ اس مرتبہ پریس والوں کی عنایت سے برہان کے پروف پڑھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی اس بنا پر جہاں پرچہ میں طباعت وکتابت کی غلطیاں کثرت سے رہ گئیں مندرجہ بالا غلطی کی اصلاح بھی نہیں ہوسکی۔ میں ان سب کے لئے قارئین برہان سے معذرت خواہ ہوں۔

خدا ہی کو علم ہے اس نوع کی اور دوسری اس سے بھی فاحش اور شدید غلطیاں کیسی کیسی اور کہاں کہاں زندگی میں کتنی مرتبہ ہوئی ہیں لیکن اس وقت اپنی کتاب "وحی الٰہی" کی اس قسم کی ایک فروگذاشت یاد آگئی اُسے بھی سُن لیجئے۔ وحی الٰہی کی تصنیف کے دوران میں ایک مرتبہ خلف احمر اور حماد راویہ سے متعلق یاقوت حموی کی کتاب معجم الادباء سے بعض عبارتیں نقل کر رہا تھا ان عبارتوں کے حاشیہ پر میں نے جلد اور صفحہ کا حوالہ لکھا لیکن لطف یہ ہے کہ بجائے معجم الادباء کے اسی مصنف کی دوسری کتاب معجم البلدان کا نام لکھا گیا۔ حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ موخر الذکر کتاب جغرافیہ میں ہے اُسے ارباب شعروادب کے حالات سے کیا واسطہ! جب کتاب چھپ کر سامنے آئی اور یونہی ورق گردانی کرتے ہوئے یہ غلطی نظر سے گذری تو سخت ندامت اور شرمندگی ہوئی، مگر اب کیا ہوسکتا تھا "قد جف

القلم بما ھو کائن" کا معاملہ تھا۔ اب کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں ہی اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

جیسا کہ گذشتہ نظرات میں عرض کیا گیا مولانا حالی کا شعر سنتے ہی فوراً راقم الحروف کے ذہن کا انتقال "مغربی" سے "ابنِ بدرون" کی طرف ہوا تھا لیکن اب مولانا محمد شیریں مغربی کے حالات اور ان کے کلام کے مطالعہ کی نوبت آئی تو یہ خیال پختہ ہوگیا کہ مولانا حالی کی مراد انھیں سے ہے ابنِ بدرون کا احتمال بہت ہی ضعیف اور مرجوح نظر آتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے فاضل دوست مولانا امتیاز علی خاں صاحب عرشی ناظم اسٹیٹ لائبریری رامپور نے اپنے ایک کرمنامہ میں مغربی کے متعلق ایک مفید اور پر از معلومات نوٹ لکھکر بھیجا ہے افادۂ عام کے خیال سے اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"دیوانِ مغربی کا ایک قلمی نسخہ ہمارے یہاں ہے۔ ناپ عام کتابی، صفحات ۱۴۲، اور فی صفحہ ۲۱ سطریں ہیں۔ ۱۱۵۹ ہجری میں سید ابراہیم علی المعروف بہ نظام الدین احمد المانکپوری نے مولوی سید شاہ رحمت اللہ صاحب کے لئے اسے لکھا ہے۔

مولانا محمد شیریں نام اور مغربی تخلص ہے۔ اس تخلص کے اختیار کرنے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ مغرب (مشرقی افریقیہ) کے کسی بزرگ نے انھیں خرقۂ خلافت عطا کیا تھا۔

یہ صوفی شاعر ہیں۔ مولانا جامی نے نفحات الانس میں لکھا ہے کہ شیخ اسمٰعیل سیسی کے مرید تھے، جو نور الدین عبد الرحمٰن اسفرائینی کے رفقا میں گنے جاتے ہیں۔

میران شاہ متوفی ۸۱۰ھ کے متوسل تھے۔ جب ان کے دوست کمالِ خجندی کو میران شاہ کے دربار میں عروج حاصل ہوا، تو ان کی بات بگڑ گئی، چنانچہ ان دونوں شاعر دوستوں کی دوستی بھی دشمنی میں تبدیل ہوگئی تھی۔

ڈاکٹر اشپرنگر نے فہرست کتابخانہائے شاہ اودھ میں لکھا ہے کہ مغربی نے فتوحات مکیہ پر عربی میں ایک حاشیہ اور جام جہاں نما کی شرح بھی لکھی تھی۔